از مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

تراویح کے چند ضروری مسائل

نماز تراویح کی حدیث شریف میں بہت فضیلت آئی ہے۔ یہ نماز صرف رمضان شریف میں نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

نماز تراویح سُنّت مؤکدہ ہے (ھدایہ ص۹۹ ج۱ شرح نقایہ ص۱۰۴ ج۱ کبیری ص۴۰۰) تراویح کے سُنّت ہونے کا انکار سوائے رافضیوں کے کسی اسلامی فرقہ نے نہیں کیا۔ اس کے سنّت مؤکدہ ہونے کے بارے میں بہت سے اہل علم کے اقوال موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

"وسننت لکم قیامہ" (نسائی ص۳۰۸ ج۱ ابن ماجہ ص۹۴ مسند احمد ص۱۹۱ ج۱) اور میں نے اس میں قیام (تراویح) کو سنّت قرار دیا ہے۔

بیس رکعت تراویح سنّت ہیں (درمختار ص۹۸ ج۱ ہدایہ ص۹۹ ج۱ شرح نقایہ ص۱۰۴ ج۱) تراویح جمع ہے ترویحہ کی، ترویحۃ کا معنی آرام کرنا ہے یعنی ہر چار رکعات کے بعد آرام کرنا ہوتا ہے۔

تراویح میں ایک بار قرآن کریم کا ترتیب کے ساتھ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لوگوں کی سُستی اور کاہلی کی وجہ سے اس کو ترک نہ کیا جائے گا۔ (ہدایہ ص۱۰۰ ج۱ شرح نقایہ ص۱۰۴ ج۱)

اگر قرآن کریم ۱۵، ۲۰، ۲۱، ۲۵ وغیرہ تاریخوں کو ختم ہو جائے تو تراویح کو ترک نہ کیا جائے، سارے رمضان میں آخری تاریخ تک تراویح پڑھتے رہیں۔ وتروں کو تراویح کے بعد پڑھنا افضل ہے لیکن اگر وتروں کو تراویح سے پہلے پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ (کبیری ص۴۰۳)

چار تراویح کے بعد اتنی ہی مقدار بیٹھنا افضل ہے۔ (ہدایہ ص۹۹ ج۱ شرح نقایہ ص۱۰۴ ج۱)